

23397 - اللہ تعالیٰ کا معنی " فائرن بہ نقعا " کا معنی#1740; کے فرمان " فائرن بہ نقعا " کا معنی#1740;

سوال

آیت کریمہ " فائرن بہ نقعا " کا معنی کیا معنی ہے ؟
اور کیا یہ چار کلمات (ارتفع ، غبار ، فی ، سحب) اس آیت میں پائے جاتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

1 - ارتفع ، اور غبار یعنی بلند ہوا اور غبار معنی کے اعتبار سے آیت میں پائے جاتے ہیں ، اور " فی " (میں) نہیں پایا جاتا مگر اس پر معنی دلالت کرتا ہے کیونکہ غبار اوپر تو ہوا میں ہی اٹھتا ہے ، اور سحب کا لفظ نہ تولفظی اعتبار سے اور نہ ہی معنی کے اعتبار سے موجود ہے ۔

2 - قرآن مجید میں ارتفع کے بہت سے مرادفات پائے جاتے ہیں جن میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

1 - النشاء (پیدا کرنا اور بنانا) جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

وينشئ السحاب الثقال اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے ۔ الرعد (12)

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

ان ناشئة الليل هي اشد وطئا واقوم قبيلا بیشک رات کواٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب اور بات کو بہت درست کردینے والا ہے ۔ المزمّل (6) ۔

ب - الحدب : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

من كل حدب ينسلون ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے الانبياء (96)

ت - العروج : اس کا معنی صعود اور اتفاع ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

تخرج الملائكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة جس کی طرف ایک دن میں فرشتے اور روح چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے - المعارج (4)

ث - الموج : پانی کا پانی سے اونچا ہوجانے کو موج کہا جاتا ہے -

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وهي تجري بهم في موج كالجبال وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لیے جارہی تھی - ہود (42) -

ج - الربوة : اونچی جگہ کو کہتے ہیں -

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

وجعلنا ابن مریم وامه آية وآوينا هما الى ربوة ذات قرار ومعين ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو بلند اور صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی - المومنون (50)

ح - النشز : اس کا معنی بھی ارتفاع ہے -

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

ياايهاالذين آمنوا اذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فافسحوا يفسح الله لكم واذا قيل انشزوا فانشزوا اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تمہیں کشادگی دے گا ، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ - المجادلة (11) -

خ - اور لفظ غبار " کی جگہ پر قرآن مجید میں کوئی اور لفظ استعمال ہوا ہے جو کہ اس کے معنی میں آتا ہے اور وہ " ہباء " ہے -

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا :

وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا

اور انہوں نے جو عمل کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا - الفرقان (23) -

اور لفظ " السحاب " کے بھی قرآن کریم میں کئی ایک مترادف لفظ وارد ہیں ، ان میں کچھ یہ ہیں :

ا - المعصرات : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا

اور ہم نے بدلیوں سے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا - النبا (14) -

ب - المزن : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

انتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون

کیا اسے تم نے بادلوں سے اتارا ہے یا کہ ہم برساتے ہیں - الواقعة (69) -

3 - عمومی شکل میں انواع تفسیر کو شامل ہونے کے اعتبار سے اور عقیدہ کی سلامتی کے اعتبار سے سب سے بہتر اور افضل تفسیر دو ہیں : ایک تو متقدمین میں سے تفسیر طبری اور متاخرین میں سے تفسیر ابن کثیر -

طبری نے اس آیت فائرن بہ نقعا کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ کا فرمان فائرن بہ نقعا اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے وادی میں غبار اٹھا دیا ، اور النقع غبار کو کہتے ہیں اور مٹی کو بھی نقع کہا جاتا ہے -

اور بہ میں ہا جگہ کے نام سے کنایہ ہے ، اسے ذکر نہیں کیا بلکہ اس سے کنایہ کیا گیا ہے اس لیے کہ یہ معلوم ہے کہ غبار کسی جگہ سے ہی اٹھتا ہے تو اسے ذکر کرنے کی بجائے سامعین کی فہم پر رہنے دیا گیا -

اور جس طرح ہم نے کہا ہے اہل تاویل کا بھی قول اسی طرح ہے - تفسیر طبری (30 / 275 - 276) -

اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

فائرن بہ نقعا یعنی گھوڑوں کے معرکے والی جگہ پر غبار -

تفسیر ابن کثیر (4 / 542) -

واللہ تعالیٰ اعلم .